

پیشوائی

کریمدی وینڈر رہی رو کے فاطمہ جلتی
کبھی نہ بھولے گی غربت مجھے تیری بھلتی

نوہہ پاک

حسین ویر تینڈی موت نے مکلیا اے
اسیر ساکوں تینڈے قاتاں بنزلیا اے

اکدی نہ بھلی اے غم بھینواں کولہائے ویرن
خنجر لیس نے جیویں تینڈے تے چلایا اے

میں اپنے گھر میں کبھی بھی چلی نہ جی بھائی
مجھے تو ظالموں نے شہر میں چلایا ہے

۳۔ میں تھی کے باجھ روا شام آگئی آں ویرن
ھے غم جو تیکوں کنن بھینو نہ پویا اے

لگان آگ تھی جب کھر گونے نیوں کو
بڑا کھن تیرے پتھر کو چلایا ہے

۵۔ ہر اک، مقام اسے فوج ۵ مرید ری
۵ دکھ جو ساکوں کے آتے نہ چھڑایا اے

تو بے کفن تھا تو میں بے ردا تھی اے بھیا
ہر ایک ظلمی امت نے ہم پہ ڈھالیا ہے

۷۔ رو ما دے جائے کول زائر اے بھینو آہی ری
۵ تینڈے بعد بڑا ظالماں ستایا اے